نورافشاں

۱۹ اپریل [illegible] لاہور

نجات ازروئے انجیل وقرآن

[illegible]



چیز اپنا اقتدار بھی دنیا جہنم ہے۔ اس سے نجات پانے کا اس
آیت میں ذکر ہے اور سچ ہے ہر ایک شخص اس جہنم میں داخل
ہوگا۔ اور یہاں پر نیک عمل کریگا تو نجات پائیگا۔ ورنہ اسی میں
پڑا رہیگا۔ سارا جہان ہمیشہ سے نجات پانے کی تدبیریں کوشش
کرتا رہا ہے۔ اگر یہ جہان جہنم نہیں ہے تو سب لوگ کس چیز سے
نجات پانے کی کوشش کرتے رہے۔ اگلا جہان تو کسی نے
دیکھا نہیں؟ اور یہ بھی بات ہے کہ سارا جہان اسی
دنیا کے عذابوں سے نجات پانے کی کوشش کرتا رہا ہے
کیونکہ سب نے دنیا کی محبت چھوڑنے کو اس عذاب سے نجات
پانے کا ذریعہ بتلایا ہے۔ ہندو، بدھ، زرتشت، یہود، نصاریٰ
مسلمان سارے اس مسئلہ میں متفق ہیں۔ اسی سے مسیح فرماتے
ہیں کہ خدا کی بادشاہت باہر کہیں نہیں ہے۔ انسان کے دل
میں ہے۔ خدا کی وہ بادشاہت آویگی نہیں اب موجود ہے۔ پولوس
کہتے ہیں جسم سے جدا ہو کر خدا کے حضور حاضر ہونا چاہئے
اس جسم کو اور اس کی خواہشوں کو صلیب دینے سے گناہ سے
پاک ہو جاتے ہیں۔ گناہ موت پیدا کرتا ہے اور روحانیت
ابدی زندگی پیدا کرتی ہے۔ قرآن کہتا ہے کہ جب انسان خدا
کے کلام پر ایمان لایا اور اس کی ہدایت کے موافق
زندگی بسر کی تو جنت میں داخل ہوگیا۔ یہ وہ اصطلاح دینے
والے ہوسکتے ہیں کہ [illegible]
[illegible] کا مطلب یہی
ہے کہ ہر ایک شخص کا [illegible] ہے

نور افشان قرآن مجید اور انجیل جلیل کی آیتوں

کے متعلق میں مولانا ثناء اللہ صاحب کے جواب میں مفصل
بحث کرچکا ہوں۔ جو غالباً آپ کی نظر سے گذرا ہے۔ لہذا
اس کے دوہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ [illegible]
فلسفی خیال کے متعلق کہ "خدا قادر مطلق ہے" ہمیں بھی
خدا کے قادر مطلق ہونے سے انکار نہیں ہے لیکن قادر
مطلق کے یہ معنے نہیں ہیں کہ خدا انسان کی اس قوت
کو سلب کرے جس سے وہ فاعل مختار سمجھا جاتا ہے۔
پس انسان سے نیکی یا بدی کا سرزد ہونا محال ہے۔ [illegible]
انسان سے نیکی یا بدی سرزد نہیں ہوسکتی ہے تاوقتیکہ

"ومن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل
مثقال ذرۃ شرا یرہ" کے رو سے [illegible]
ہے اور نہیں اسکے نیک اعمال۔ لہذا انسان کا جہنم میں
جانا [illegible] قرآن شریف کی خوبی ہے۔ حضرت آدم کے
گناہ کا اقرار کرنا درحقیقت جناب کی صداقت شعاری اور
حق پسندی کی دلیل ہے۔ کاش کہ خدا اور مسلمانوں کو بھی
یہی توفیق عنایت کرے۔

خدا نے ہر زمانہ اور ہر وقت میں اپنے انبیاء کے
ذریعہ کفارہ کی تعلیم دی ہے۔ چنانچہ ہر نبی نے اپنے
وقت کے لحاظ سے تدریجی اور مختلف پیرایوں میں اس کی
اشاعت کی ہے۔ حتیٰ کہ آخری نبی نے نہایت مفصل
طور پر اس کا بیان کیا ہے۔ لہذا آپ کا یہ اعتراض کہ
اتنی مدت تک اور اتنے لوگوں سے خدا نے رحم و فضل
کرنے سے کیوں بخل کیا؟ رفع ہو جاتا ہے۔

اگر خدا ایسا کرتا ہے کہ جو بات چاہتا ہے اسے مٹا
دیتا ہے اور جو چاہتا ہے قائم رہنے دیتا ہے تو اس سے
زیادہ انصاف اور عدل کا خون کیا ہو سکتا ہے۔ [illegible]
[illegible] کے ساتھ شروع کیا تھا
[illegible]

اس آیت پر کہ "وان منکم الا واردھا" میں
فیصلہ کن بحث کرچکا ہوں۔ جس کے گواہ آپ بھی ہیں۔ [illegible]
اس آیت کا کوئی جواب نہیں آپ نے دیکھا کہ مولوی
ثناء اللہ صاحب کس [illegible] کے ساتھ خاموش ہو گئے
مریم والی آیت کا جواب میں دے چکا ہوں۔ انجیل سے
[illegible] کے نمبروں کو ملاحظہ فرمائیں۔

لمعات

مسیح قادیانی کی اسلام پروری

پیغام صلح کے ایڈیٹر صاحب بھی عجیب قسم کے
انسان واقع ہوئے ہیں۔ بات کا بتنگڑ بنانے [illegible]
دکھانے میں آپ کو وہ مہارت [illegible] ہے
خاتم ارض و سما حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی
غفر اللہ [illegible] جس کثرت کے ساتھ [illegible] ہے شاید ہی کوئی
[illegible] کے ساتھ ملی ہو

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ کسی شخص نے [illegible]
[illegible] میں اسلام پر ایک مضمون لکھ کر [illegible]
عیسائیوں کو [illegible] متنبہ کیا ہے کہ

"ایک ایسے خطرہ سے ہم دوچار ہیں جو اس وقت
بالکل معمولی اور غیر اہم ہے۔ لیکن اگر اس پر بھی [illegible]
[illegible]
ممکن ہے نہایت ہولناک شکل اختیار کرے۔" (پیغام صلح
مورخہ ۹ اپریل ۱۹۲۶ء [illegible])

جس مرکز [illegible] مضمون نگار نے "معمولی خطرہ"
[illegible] کہا ہے اس پر پیغام کے ایڈیٹر صاحب کی رگ [illegible]
[illegible]
[illegible]
نہایت [illegible] کے ساتھ اس "معمولی اور غیر اہم خطرہ"
کو ایک غیر معمولی اور اہم خطرہ کی صورت میں بیان کر کے اپنی
جماعت کی [illegible] فرماتے ہیں کہ
"وہ لوگ [illegible] کرتے ہیں کہ مرزا صاحب نے دنیا کا
[illegible]
برطانیہ کے ایک [illegible] نے مسیحیت کی ایک
[illegible] جماعت کی طرف سے شائع [illegible] "خطرہ"
[illegible] کہ اسلام [illegible] ہو رہا ہے [illegible]
[illegible]
[illegible]
کا ایک عظیم الشان [illegible] وقت کے [illegible]
[illegible] چلے جا رہے ہیں
اور عیسائیت اسلام کے قدموں پر گرنے کو تیار
ہے جس سے [illegible] زندہ پیدا
ہوچکا ہے۔ لیکن [illegible]
[illegible] ہے کہ مرزا صاحب نے [illegible]

۔اسلام کی کوئی خدمت؟

(پیغام صلح مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۲۹ء صفحہ ۔)

قبل اس کے کہ امرتسری ملا یعنی مولوی ثناء اللہ صاحب آپ پر آپ کے گھر کی بھڑاس نکالیں ہم ان کے ایک جدید الشیوع رسالہ سے جس کا نام **محمد قادیانی** ہے ذیل کا اقتباس ہدیہ ناظرین کرتے ہیں تاکہ گم کردہ راہ پیغامیوں کو اس حقیقت کا علم ہو جائے کہ آیا عیسائیت اسلام کے قدموں میں گرنے کے لئے تیار ہے یا مسیح وقت (مرزا صاحب) کے انفاس قدسی کے طفیل اسلام خود وجاہت انتہائی مسرت کے ساتھ نالہ زن ہو رہا ہے۔ مرزا صاحب کہتے ہیں کہ

میرے آنے کے دو مقصد ہیں۔ مسلمانوں کے لئے یہ کہ وہ اصل تقویٰ اور طہارت پر قائم ہو جائیں وہ ایسے سچے مسلمان ہوں جو مسلمان کے مفہوم میں اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے۔ اور عیسائیوں کے لئے کسر صلیب ہو اور ان کا مصنوعی خدا (یسوع مسیح) نظر نہ آئے۔ دنیا اس کو بھول جائے اور خدائے واحد کی عبادت ہو۔ (اخبار الحکم قادیان مورخہ ۱۷ جولائی ۱۹۰۵ء جلد ۹ نمبر ۲۴)

میرا کام جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوا ہوں یہی ہے کہ میں عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلاؤں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت اور عظمت اور شان دنیا پر ظاہر کر دوں۔ پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں۔ پس دنیا مجھ سے کیوں دشمنی کرتی ہے وہ میرے انجام کو کیوں نہیں دیکھتی۔ اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود اور مہدی معہود کو کرنا چاہئے تھا تو میں سچا ہوں اور اگر کچھ نہ ہوا اور میں مر گیا تو پھر سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں۔ (اخبار بدر ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء)

یہ تھے دعاوی جناب مرزا صاحب کے اصلی الفاظ میں پیش کر کے ہم اپنے ناظرین سے عموماً اور احمدی احباب سے خصوصاً سوال کرتے ہیں کہ کیا مسلمان ایسے متقی بن گئے جیسا ان کا صداقت، دیانت، پاکبازی اور راستگوئی وغیرہ صفات حسنہ سب پیدا ہو گئیں؟ کیا صلیب ٹوٹ گئی؟ کیا عیسیٰ پرستی کا ستون گر گیا؟ کیا عیسائیوں کے معبود یسوع مسیح کو دنیا بھول گئی؟ کیا مشرق و مغرب دنیا میں اسلام پھیل گیا؟ کیا مرزا صاحب مدعی اعلیٰ مرے نہیں؟

ان سوالوں کا جواب صرف ایک ہی ہے جس سے کسی کو انکار نہیں کہ عیسیٰ پرستی اور صلیب پرستی دن بدن بڑھ رہی ہے۔ یہ ہمارا دعویٰ نہیں کہ اگر غلط معلوم ہو تو وہ خود ہمارا بیان نہیں۔ لاہوری احمدی جماعت کا آرگن پیغام صلح لکھتا ہے

آج سے ڈیڑھ سو سال پہلے ہندوستان میں عیسائیوں کی تعداد چند ہزار سے زیادہ نہ تھی آج پچاس لاکھ کے قریب ہے۔

(پیغام صلح ۱۰ مارچ ۱۹۲۹ء)

اور سنئے!

۱۹۲۸ء میں عیسائیوں نے ۱۰ لاکھ ۰ ہزار نسخے ہندوستان کی مختلف زبانوں میں بائبل کے شائع کئے ہیں (پیغام ۱۰ مارچ ۱۹۲۹ء)

اور مفصل سنئے اور دل تھام کر سنئے! آپ کو معلوم ہوگا کہ عیسیٰ پرستی کا ستون کہاں تک بڑھ رہا ہے اگرچہ جسے پیغام صلح بتاتا ہے

مسیحی انجمنیں اس وقت دنیا میں مسیحیت کی اشاعت کے لئے جو بڑی بڑی انجمنیں سرگرمی اور مستعدی سے کام کر رہی ہیں ان کی تعداد ساٹھ سے اور یہ صرف کیتھولک اور پراٹسٹنٹ سوسائٹیاں ہیں۔ رومن کیتھولک عیسائی انجمنیں ان کے علاوہ ہیں۔ ۱۹۲۳ء میں جن ممالک نے اول الذکر انجمنوں کو مالی امداد دی ان کی فہرست حسب ذیل ہے۔

امریکہ ۔ ۶۰ لاکھ ۵۰ ہزار ۸۰۰ پونڈ

کینیڈا ۔ ۷ لاکھ ۲۲ ہزار ۸۰۰ پونڈ

برطانیہ عظمیٰ ۔ ۲۰ لاکھ ۹ ہزار ۳۰۰ پونڈ

ناروے، سویڈن، ڈنمارک، سوئٹزرلینڈ ۔ ۷ لاکھ ۸۰ ہزار ۹۰۰ پونڈ

جرمنی ۸۰ ہزار ۳۰۰ پونڈ

میزان ایک کروڑ ۴۸ لاکھ ۸۸ ہزار ۵۰۰ پونڈ

یہ اعداد و حسابات بتا رہے ہیں کہ مسیحی جماعتوں کی منظم تبلیغی کوشش ایک سیلاب رواں ہے جو اپنی ترقی اور کامیابی کا راستہ تیار کر رہا ہے۔

(پیغام صلح ۲۲ اکتوبر ۱۹۲۸ء)

(محمد قادیانی صفحہ ۲۱ تا ۲۳)

اس مضمون کے آخر میں مولوی ثناء اللہ صاحب لکھتے ہیں کہ

"مگر افسوس کچھ بھی نہ ہوا جس پر ہم نہیں سمجھ سکتے ہیں کہ اپنی قسمت پر روئیں یا مرزا صاحب کی ناکام تمنا پر افسوس کریں۔ اس نامرادی اور ناکامی کا گلہ ہم کن لفظوں میں کریں۔ اس وقت ہمارے دل کو سخت صدمہ ہے۔ اس صدمہ کی حالت میں ہمارے قلم سے یہی شعر نکلتا ہے

کوئی بھی کام مسیحا ترا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا ہے ترا آنا جانا"

خاص مضامین

کتب عہد جدید کی صحت پر ایک محققانہ نظر

۱۹

مرتب کرنے والی کمیٹی کے سامنے قرآن کے مختلف سور



موجود تھے۔ ان میں سے جو قرأت سنگر پسند آئی وہ لکھوا لی گئی۔ جو قرآنی قرأت حضرت زید بن ثابت کی نظر میں جعلی معلوم ہوئی وہ معقول رکھی۔ باقی قرأتیں منسوخ کر دی گئیں۔

اب یہ ظاہر ہے کہ یہ طریقہ صحیح متن کے معلوم کرنے میں مدد نہیں دیتا۔ کیونکہ ممکن ہے کہ جو قرأت ایک شخص کو جعلی لگے وہ دوسرے شخص کی مقبول نظر ہو اور وہ صحیح قرأت بیں نہ ہو۔ مثل مشہور ہے ع

نگاہ اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

یہی وجہ ہے کہ عیسائی علماء نے اس طریقہ کو کبھی تقلید نہ کیا بلکہ اسکو ہمیشہ مردود گردانتے رہے۔ عیسائی محققین نے انجیل جلیل کے ہزاروں نسخوں کا نہایت تحقیق و تدقیق سے مطالعہ کیا۔ انہوں نے مختلف نسخوں کی مختلف قرأتوں کو نوٹ کیا اور یہ معلوم کیا کہ کن نسخوں میں بالعموم صحیح قرأتیں محفوظ ہیں۔ ان مختلف نسخوں کو قرأتوں کے لحاظ سے مختلف اقسام میں تقسیم کیا اور معلوم ہوا کہ کونسا نسخہ کس نسخہ کی نقل ہے اور ان نسخوں میں سے قدیم ترین نسخے کون سے ہیں۔ کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ قدیم ترین نسخوں میں کم غلطیاں واقع ہوئی ہوں گی۔ پس ان کا متن زیادہ صحیح ہوگا۔ پھر ان نسخوں کی قدامت اور اعتبار کے لحاظ سے مختلف قرأتوں میں سے وہ قرأت اختیار کی جاتی ہے جو کہ سب سے قدیم اور سب سے معتبر ہو کیونکہ یہ قرأت ہی صحیح ہوگی۔

اب ناظرین خود دیکھ سکتے ہیں کہ قرآنی کمیٹی کے طریقہ اور انجیلی کمیٹی کے طریقوں میں آسمان و زمین کا فرق ہے۔ ایک کا طریقہ محض شخصی طریقہ ہے اور دوسرے کا طریقہ اصول فن تنقید پر مبنی ہے۔ امید ہے کہ اب ناظرین پر مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے کے قیال کا مفہوم بھی بخوبی ظاہر ہو گیا ہوگا جو وہ ذیل کے الفاظ میں کرتے ہیں کہ عرب میں نہ ایسے علم و مقابلہ چونکہ اس قسم کے موجود نہ تھے جیسے ہمارے زمانہ میں ہیں۔ اس لئے ان سے غلطی کا ہو جانا اور پھر اس کا درست نہ ہو سکنا اور بھی زیادہ قرین قیاس ہے۔

اب ہم ناظرین کا مفصل لیکن مختصر طور پر حوالہ

فن تنقید سے غارت کراتے ہیں۔ دو سو سال تک عیسائی علماء نے بڑی عرق ریزی سے یہ نسخے جمع کئے اور ان نسخوں کے ایک ایک نقطہ کا مطالعہ کیا اور اب ان نسخوں کی تنقید کے بعد صحیح متن ہمارے ہاتھوں میں رکھ دیا ہے۔ یہ اصول تنقید کیا ہیں۔

یہ ظاہر ہے کہ مذکورہ بالا تیرہ ہزار نسخوں میں سے بعض نسخے دوسرے نسخوں کی نقل ہونگے اور یہ دونوں قسم کے نسخے ایک دوسرے سے مشابہ اور دیگر نسخوں سے مختلف ہونگے۔ پس اس متن کی مشابہت اور اختلاف کی بنا پر محققین نے ان ہزاروں نسخوں کو مختلف اقسام پر تقسیم کیا ہے۔ فن تنقید کے ماہرین بشپ ویسٹکٹ اور ڈاکٹر ہورٹ جن کا نام چاردانگ عالم میں مشہور ہے اور جو اس فن کے مسلم الثبوت استاد ہو گذرے ہیں ان تیرہ ہزار نسخوں کو چار اقسام میں تقسیم کرتے ہیں

اول۔ وہ تمام نسخے جن کا متن انگریزی ترجمہ [illegible] یعنی [illegible] ترجمہ کے مطابق ہے۔ اس قسم میں ان ہزاروں نسخوں کی ایک بھاری اکثریت شامل ہے کیونکہ یہ وہ متن ہے جو چوتھی صدی کے آخر سے مروج اور مقبول عام ہے۔ یہ متن مقدس کرسسٹم سے پہلے ابتدائی تین صدیوں کے مصنفین کی تصانیف میں نہیں ملتا۔ لہذا یہ متن قدیم نہیں ہے۔ اس متن کو ہم الف متن کے نام سے موسوم کرینگے۔ اس متن کی ابتدا انطاکیہ کے قرب و جوار میں چوتھی صدی کے آخر میں ہوئی جب مقدس کرسسٹم وہاں تھا۔ چونکہ یہ متن قدیم نہیں ہے یہ ظاہر ہے کہ اگر کوئی قرأت اس قسم کے نسخوں میں ہوگی تو وہ نا قابل تسلیم ہوگی اور پایۂ اعتبار سے ساقط ہوگی۔

دوم۔ دوسری قسم میں وہ تمام نسخے شامل ہیں جن میں وہ متن محفوظ ہے جو نسخہ سینا میں پایا جاتا ہے۔ اس متن کو ہم ب متن کے نام سے موسوم کرینگے۔ یہ متن نسخہ ویٹیکن میں پایا جاتا ہے۔ جو قدیم ترین اور معتبر ترین نسخہ ہے۔ یہ نسخہ [illegible] سے [illegible] قدیم ہے۔ اور نسخہ سینا کا متن گو قریب قریب وہی ہے جو نسخہ ویٹیکن کا ہے تاہم اس کا اختلاف قرأت اس امر کو ظاہر کرتا ہے کہ جن نسخوں سے یہ دونوں نقل کئے گئے ہیں اس میں [illegible]

ان دونوں نسخوں کے درمیان کئی نسخوں کی پشتیں حائل ہیں اور کہ وہ نسخہ وہی تھا جو عہد جدید کے مختلف مصنفین کے اصل نسخوں کی پہلی نقل تھا۔ برکت اللہ

مراسلات

ریویو
قاصد

نامہ ور نامہ خدا آج زباں پر کیا
نطق کو ذائقۂ شہد شکر آیا

(از قلم جناب مسٹر پی این جبونت بی۔اے)

قاصد واقعی قاصد ہے۔ نامہ بے پیامبر ہے لیکن اس میں اس قدر صمیم ہے کہ جہاں کسی نے اس پر غور کیا مبہوت ہو گیا۔ دریا بہ کوزہ ہے۔ جیسے جیسا اس پر جتنا غور و خوض کیا جائے اسی قدر بے سود ہے [illegible] ہے [illegible] کوئی چھلاوہ اور بھوت پریت ہو جو قاصد کے کاروبار کو طریق احسن انجام دے رہا ہے۔ چاہے کچھ بھی کیوں نہ ہو ایک بات نمایاں طور سے دکھائی دیتی ہے کہ قاصد کسی وقت موجود تھا مگر ہوا۔ [illegible] ظاہر ہو گیا اگر غائر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوگا کہ تناسخ کے مسئلہ کو عملی جامہ پہنا رہا ہے۔ قاصد کشتی [illegible] غرق غائب ہوا۔ پہلے کس لباس سے ملبوس تھا پھر کس حالت میں آیا اور اب کیسے ظہور ہو رہا ہے کشتی [illegible] ڈال چکا ہے اور نہ معلوم ابھی اور کتنی [illegible] ہے۔

قاصد خود ہی یہ خیالی کا قائل دکھتا ہے اور [illegible] ساتھ ہی کہہ دیتا ہے [illegible] پڑا۔ یعنی [illegible] استاد مرحوم کے [illegible] مل رہا ہے ع

[illegible] ہے میرے [illegible] قصور کا

یہ ایک نوجوان شیریں [illegible] انسان ہے جو پیار و محبت کی کیفیت دکھانے کا عادی ہے۔ لیکن قاصد کی پیار بھری کی جھلک کی اتنا [illegible] جھپکنے میں غائب ہو جاتی ہے خوابوں کے موسم میں کم از کم صحت [illegible] نظر آتے ہیں۔ لیکن [illegible]

واسطے ایک مصلح ان لینے کو تیار ہیں آپ کے تحریر لکھئیے
اول شرط۔ اس شخص کا اخلاق اس قدر شستہ ہو کہ دوست دشمن سب اس پر اعتبار کریں۔ وہ شخص کبھی جھوٹ نہ بولتا ہو۔ اس نے کبھی امانت میں خیانت نہ کی ہو اور یہ کل صفات ہر انسان میں لازم ہیں لیکن ایک ایسا شخص ہے کہ نہ صرف اسی دنیا میں بلکہ کل دنیاؤں میں جو ہیں گی وہی اور تمہی کے ساتھ کہتے کہ کون ہے کہ تم میں جو مجھ پر گناہ ثابت کر سکتا ہے۔

دوم شرط۔ وہ ایسا مؤثر کلام کرے جس کی مثل لوگ نہ کر سکتے ہوں۔ اگرچہ وہ کوشش بھی کریں (ایسے ہر زمانہ میں لوگ پیدا ہو چکے اور اب بھی ہیں جو تاثیرات میں اپنے کلام کا مقابل نہیں رکھتے۔ جیسے سعدی جن کے کلام کے اثر سے شاہی فوجیں اپنے بادشاہ سے باغی ہو کر اُس کی طرف ہو جاتی تھیں۔ یا جیسے سلطان بقسم مرحوم کا اکبر سیج کا طرز تحریر اور اس کا اثر آج تک دوجہ ب پڑھا ہوا ہے اور موجودہ زمانہ میں ایک کابلی افغان سلطان محمد جو نوراقشاں باوجود غیر مذہبی ہونے کے وہ اسقدر تحریر کر رہا ہے وہ جو تحریریں شائع کر رہا ہے کہ دنیا اسلام میں گویا تہلکہ ڈال دیا۔ آج تک اس کی تصنیفات کا نہ کسی احمدی نہ کسی محمدی نہ کسی آپ نے ایک بھی جواب شائع کیا)

سوم شرط۔ وہ باوجود امی ہونے کے ایسی باتوں کی خبر دے۔ جن کی تصدیق دوسرے زمانے سے ہو سکے۔ (چونکہ جناب نے فضیلت آپ نے کوئی ایسی بات تحریر نہیں فرمائی جس کی پڑتال ہم کر سکتے۔ البتہ ایک بات ہم کو بھی پڑتال ہوئی معلوم ہوئی کہ آپ نے یعنی آنحضرت نے فرمایا تھا کہ آخر میں اسلام دنیا سے مفقود ہو جائیگا۔ یہ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ ترکی۔ ایران۔ افغانستان میں تو قریب قریب جاتا ہی۔ مصر کے متعلق میں کچھ ہے غائب وہ بھی رہا ہے اور ہندوستان کا تو کہنا ہی کیا ہے

گر مسلمانی ہمیں است کہ حافظ دارد
مسلمانان در گور و مسلمانی در کتاب

اسکے لئے ثبوت کی کیا ضرورت ہے۔ ہر شخص جو دیکھ پر مسلمان بتاتا ہے اس کے انجام سے واقف ہے یعنی وہ گر جائیگا۔ ہر کہ شک آرد کافر گردد کہنے کی ضرورت نہیں

چہارم شرط۔ اس کے کلام میں فحش و واہیات باتیں نہ ہوں۔ اور یہ صفت تو سب میں فرد ہی ہے آنحضرت کی اس میں خصوصیت کیا ہے۔

پنجم شرط۔ اس کا مقصد اپنی بڑائی و ریاست کے بجائے دوسروں کی بھلائی ہو (یہ تو بتائیے۔ ان ہی سے ثابت ہے کہ اشہدان محمد رسول اللہ۔ خاتم آپ کے خیال میں یہ اپنی بڑائی نہیں ہے اور دوسروں کی بھلائی تو جہاد کے حکم ہی سے ظاہر ہے)

ششم شرط۔ وہ لوگوں کو ایسے کاموں کی طرف بلائے جنکو عقل سلیم خود بخود مان لے۔ (یعنی بشرطیکہ غرض اس میں رہ وے آپ نے محمد صاحب کی رسالت کا یہ معیار اس لئے ٹھہرایا ہے کہ اگر کوئی کہے کہ آنحضرت نبی تھے تو بہت سی بی بیاں آپ نے کیوں کیں تو آپ جواب میں کہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے بھی تو بہت سی بی بیاں کیں۔ مگر کہتے ہیں کہ انہوں نے اچھا نہیں کیا اور آنحضرت کو تو ہم نبی مانتے ہیں خواہ وہ کیسے ہی بلیا والے ہوتے۔ سیدنا محمد کی ظاہریت کیلئے ہم تو ہم کو اس کیا غرض۔ (باقی آئندہ)

امرتسر میں شادی

(از قلم جناب پی۔ این جونٹ صاحب بی۔ اے)

۱۹ اپریل سنہ رواں کا روز اور ساڑھے چار کا عمل ہے انتہائی خوبصورت ہونے والی دلہن اور حسینہ مسرت انگیز جبیں وغیرہ کے ساتھ اسقدر ہجوم تھا کیونکہ مذکورہ بالا تاریخ کو مذکور بالا وقت پر ہمارے قومی لیڈر جناب مسٹر ایم۔ این۔ جونٹ صاحب کی دختر نیک اختر روبا صاحبہ جو جناب پادری صاحب کے فرزند ارجمند مسٹر حکیم کی رسم ازدواج بہت بڑے صاحب موصوف عمل میں آئی۔ امرتسر میں بہت شادیاں ہوتی ہیں ایسی رونق نہیں دیکھی ہو گی ایسے اچھے حاضرین کبھی کبھی تھے کئی مرد و عورتیں بھی اصحاب تشریف لائے تھے۔ دولہن دلہن مقررہ وقت سے کچھ دیر پہلے نہایت ہی قیمتی لباس میں ملبوس اپنے والد صاحب کا ہاتھ پکڑے عروسانہ انداز سے گرجا میں داخل ہوئی۔

جب رسم نکاح ختم ہو چکی تو گرجا کے کمپونڈ میں لوگوں کا ہجوم تھا اور سب پادری صاحب اور مسٹر جونٹ کو مبارکباد پیش کر رہے تھے دولہا اور دولہن موٹر میں سوار ہوئے تو حاضرین نے ان پر پھول برسانے شروع کر دیئے اور وہ اپنے گھر کی طرف روانہ ہو گئے۔ ان کے جانے کے بعد لوگ موٹروں بگھیوں وغیرہ پر سوار ہو کر مسٹر جونٹ کے دولت کدہ پر تشریف لے گئے جہاں کل دعوت کا انتظام کیا گیا تھا۔ جب موٹریں وغیرہ چلیں تو ایک جلوس معلوم ہوتا تھا۔ آخر مسٹر جونٹ کے دولت کدہ پر پہنچ گئے۔ جونہی دولہا دولہن بیٹھے انگریزی باجا بجنا شروع ہو گیا۔ لوگ زرق برق کی پوشاکیں زیب تن کئے ادھر ادھر پھر رہے تھے۔ دولہن نے طریق سے شادی کا کیک کاٹا۔ ہر ایک کے چہرہ سے مسرت و شادمانی کے آثار ہویدا تھے۔ اگرچہ شاد تو سب ہی تھے لیکن شادی صرف دو کی تھی۔ کیا خوب انتظام تھا۔ حاضرین کی تعداد چار سو کے قریب تھی۔ خوب چہل پہل تھی۔ ایک طرف کی شان دوسری طرف اشتیاقے حور دل کی سیاہ۔ غرض روح اور جسم دونوں کی خوراک موجود تھی۔ کئی معزز صورت موجود تھے۔ مثلاً مسٹر و مسز پی۔ ایل۔ سیاسام از لاہور۔ مسٹر و مسز فیلوس از فیروز پور جو جلسہ میں موجود تھے مسٹر و مسز ورث۔ چودھری و مسٹر جلال الدین محمد عقیل وار امرتسر۔ مسٹر و مسز بی۔ ٹی جونٹ از امرتسر۔ مسٹر ای ٹھاکر داس۔ مسٹر ڈی سی لال ایم۔ اے۔ ایس۔ پی امرتسر۔ مسٹر ایل۔ این جونٹ۔ مسٹر ڈی لارنس انبالہ اور کئی اصحاب موجود تھے۔ جن سے مل کر مجھے بے حد خوشی ہوئی۔ مسٹر جونٹ نے نہایت پر تکلف انتظام کیا ہوا تھا۔ اور سب نہایت ہی محظوظ ہوئے۔

چودھریاں صاحب ممدوح نے لوگوں کو طعام شب کے لئے مدعو کیا ہوا تھا۔ آٹھ بجے کے قریب آپ کے گھر کے سامنے خوب رونق تھی۔ بجلی کے قمقمے اپنی سحر آمیز روشنی سے گویا مسحور کر رہے تھے۔ پوشاکوں کی چمک

بقیہ مراسلات

مسیح کا تجسم اور اُس کی اہمیت

گذشتہ سے پیوستہ

(از قلم عالی جناب پی۔ ایچ بجنٹ صاحب بی۔ اے)

تجسیم مسیح۔ دنیا کی جملہ مخلوقات میں ایک بھی ایسی چیز نہ تھی جو انسانوں کے گناہوں کی معافی کے لئے قربان ہو سکے تھا یہ بانگیراں خدا نے خود سہارا اور اُس کا بیٹا انسان بن آیا! اور وہ بے گناہ گنہگاروں کی خلاصی کے لئے مرا۔ اسلئے تجسم خدا کے وہ ایام تھے جن میں مسیح انسان میں موجود تھے۔ اُس نے کہا جس نے مجھے دیکھا اُس نے باپ کو دیکھا (یوحنا ۱۴: ۹) اُس نے خدا کی مرضی بتائی (یوحنا ...) کیونکہ اُس نے اس سے کبھی سوال پیشتر کیا تھا۔ دیکھو میں آیا ہوں میں تیری مرضی بجا لانے پر خوش ہوں۔ (زبور ۴۰: ۷-۸) اُس نے یہ بھی کہا کہ ابن آدم اس لئے نہیں آیا کہ خدمت لے بلکہ خدمت کرے اور اپنی جان بہتیروں کے بدلے فدیہ میں دے (متی ۲۰: ۲۸) اسی نے آخری وقت یہ کہا پورا ہوا (یوحنا ۱۹: ۳۰) نجات کے اس سبب داخل تک وہ تب نے خدا سے اس کا بیٹا چہ آگیا تاکہ گنہگاروں کے بدلے مرے کفارہ کے لئے جو کیا حق اس گناہ کا دوسرا سوا اور کوئی جان جو کسی کا کام نہیں۔ اُس نے صرف ایمان کے ہاتھ بڑھا کر اس قربانی کو شکر سے قبول کرتا ہے۔ لیکن انسان اس قدر جاہل ہے کہ اس پر بھی شک لاتا ہے اور یقین نہیں کرتا کہ کس طرح ایک شخص کی موت سے کل بنی آدم کے گناہ معاف ہو سکتے ہیں۔

اسلام اور برہمو سماج جیسے مذاہب جنہوں نے اپنی تعلیم کا بیشتر حصہ مسیحی مذہب سے لیا ہے سیدنا المسیح کو صرف ایک انسان اور انسان کا اعلیٰ نمونہ قرار دیتے ہیں۔ اور وہ یقین نہیں کرتے کہ مسیح مظہر خدا ہے اور اس طرح وہ سیدنا المسیح کی مظہریت بحیثیت ... الوہیت کا انکار کرتے ہیں۔ اگر مسیح ایک انسان اور انسان کا نمونہ ہی پیش کرتا تو وہ ... برکت کا باعث نہ تھا کیونکہ وہ تو مجھے لعنت ... کرنے کو اور گنہگار کو سزا سے رہائی دیتے۔ ایک ... [illegible] ... دکھا سکتا ہے لیکن

زندگی نہیں بخش سکتا۔ اُسکی موت نے فدیہ گنہگاروں کا ساوضہ ادا کیا اور سزا کا حکم منسوخ کر دیا۔ اور خود موت پر غالب آیا اُسکی ازلیت وہ موت نے مجھے ابدی جہنم اور شیطان سب سے بچا کر مجھے زندہ مطمئن کیا ہے اور اس طرح اس نے مجھے اپنی تقلید الطبیعت کی جانب راغب کیا ہے اور اس کی جی اُٹھنے کی قوت نے مجھے گناہ پر غالب کیا کیونکہ زندگی کا قادر مطلق وہ بیٹا ہی خدا کا بیٹا ہے اور دوسرا کوئی نہیں

اگرچہ دنیا کے دوسرے ... مذاہب کو اسی نشان دہی تو ہیں تو وہ کوئی کیوں نہ ہو خواہ تمام ہی ہو مگر ہرگز مسیح کے برابر نہ ہوگا۔ بلکہ وہ مسیح سے نہایت ہی بیکار اور نکما ہے اور ان میں سے ایک بھی معصوم اور بے گناہ نہ تھا کہ قدوس خدا صحیح معنوں میں انکشاف کر سکتا۔ وہ ایک بھی دوسروں کے گناہوں کے لئے فدیہ اور قربانی نہ ہو سکے اور نہ ان کے شفیع عمل میں تھے۔ لہذا وہ مسیح کے سامنے کوئی وقعت وحقیقت نہیں رکھتے۔

مسیح کا کنواری سے پیدا ہونا۔ پس یہ ظاہر ہوتا ہے کہ انسان کا نجات دہندہ خود معصوم اور بے گناہ چاہئے اور جب ہم مسیح کی ولادت بلا باپ اور اس کی اہمیت پر نظر کرتے ہیں تو یہ بات خیال میں سے گذر آتی ہے اگرچہ وہ بے گناہ تھا تو بھی گناہوں کے کفارہ میں اس نے اپنی جان دے دی۔ اور اگرچہ وہ بے گناہ تولد ہوا تو بھی ہماری طرح آزمایا گیا تو بھی بے گناہ رہا (عبرانیوں ۴: ۱۵) اگر فی الحقیقت انسان ہماری کمزوریوں میں ہمارا ہمدرد ہو سکے (عبرانیوں ۴: ۱۵) نیز یہ بھی لازمی تھا کہ وہ بے گناہ ہوتے ہوئے آدم کی نسل سے ہو۔ اگر وہ انسان بنکر آسمان سے زمین پر نازل ہوتا یا آدم اول کی مانند جداگانہ پیدا کیا جاتا تو اسے جبلی یا خلقی طور سے نسل آدم سے کوئی رشتہ نہ ہوتا لیکن ہم یقین کرتے ہیں کہ آدم کی نسل سے ہمدردی رکھنے کے لئے یہ لازمی امر تھا کہ وہ عورت کی نسل سے پیدا ہو اور چونکہ اس نے بے گناہ اور معصوم ہونا تھا سو اسکی ولادت بے باپ اہم و شامل ہوئی۔ اسکی اس عجیب و فوق الفطرت ولادت کے لئے روح القدس ... کی ... میں ... الہی بغیر نطفہ کے ... آیا۔ وہ حقیقی قرآن ... خدا

کی شخصیں متبول ہو سکے مگر عام انسانوں کی مانند اور باپ سے تولد ہوتا تو وہ بے گناہ نہ ہوتا اور گنہگار کا فدیہ اور معاوضہ نہ ہو سکتا اور نہ ہی وہ خدا اور بنی آدم کے درمیان درمیانی اور رسالت یا رشتہ قائم کر سکتا ہے۔ (ایوب ۹: ۳۳)

جو اشخاص مسیح کی ولادت میں بے باپ کے منکر ہیں اُن سے یہ امر پوشیدہ نہیں وہ فوق الفطرت پیدائش کے منکر ہیں زیادہ عالم نہیں اور نہ ہی ان عمیق و عجیب پیچیدہ مسائل کو سمجھ سکے ہوئے ہیں بلکہ وہ ان خارق العادات امور اور معجزوں سے بھی انکار کئے بیٹھے ہیں حتیٰ کہ دنیا کی پیشگوئی جو کہ ہماری کتاب مقدس میں درج ہے تسلیم نہیں کرتے اور ... ایسے اشخاص ملحد ہیں اور انہیں کوئی حق حاصل نہیں کہ مذہب پر اپنے زبان کریں۔ وہ معجزوں کا انکار کرتے ہیں اور گناہ اور نجات سے انکار کریں۔ چونکہ مسیح ایک تاریخی شخص ہے اس لئے وہ اسکی شخصیت سے منحرف نہیں ہو سکتے لیکن اس تمثیل کے رنگ میں اسے ایک اعلیٰ انسان اور قابل اُستاد اور روحانی زندگی کا اعلیٰ نمونہ قرار دیتے ہیں۔ اس بات میں وہ اسکی پیدائش کو دوسرے انسانوں کی مانند مانتے ہیں بلکہ یہ ... [illegible] ... خدا اور خدا کی انجیل کے دشمن ہمارے کلیسیائی دائرہ سے باہر تھے لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اب ایسے بد عقیدہ اور بے عقل اور بے شعور شخص ہماری کلیسیا میں بحیثیت علماء دینیات پادری و دیگر پائے جاتے ہیں۔ اگر یہ ان کی انجیل ہے تو جائے غور ہے کہ اُن کا مذہب دوسرے مذاہب سے جو انسان کی نجات کو اعمال حسنہ پر منحصر کرتے ہیں کس طرح فرق ہوا۔ لیکن خدا اور انجیل کہتی ہے کہ انسان گناہ میں مردہ ہے اور وہ اپنے کام نہیں کر سکتا جو خدا کی نگاہ میں راستباز ہیں۔ لہذا وہ صرف اس کے فضل سے بچ سکتا ہے اور یہ فضل جو سے خدا تعالیٰ المسیح کے خون میں ظاہر ہوا۔ جیسا کہ آپ کہتے ہیں مگر اور جو مسیحی مذہب کہتا ہے مسیح سچا انسان اور زندہ خدا ہو۔ مسیح کی ولادت بے باپ سے انکار کرنا اور اسے دوسرے انسان سا برابر کرنا گویا اسے نجات دہندہ تسلیم کرنے سے انکار کرنا ہے اور شیطان لعین کی سرکوبی جو ہو رہا ہے۔ اپنے دلوں پر

نعمت حاصل کرو۔ وہ خدا سے فارغ۔ وہ قدوس کی زندہ شہادت پیدا ہیان ہو گئی

ضرورت ۳/

ہوشیار تجربہ کار ٹرینڈ اُستاد جنکی بیویاں بھی جے۔ وی ٹرینڈ اور لڑکیوں کے مدرسے میں کام کرنے کے لئے رضامند ہوں منٹگمری میں کلکٹ فنڈ جرائم پیشہ سٹلمنٹ کے لئے درکار ہیں۔

۱۔ جے۔ وی ٹرینڈ استاد (مرد) | شانتی نگر کالونی ضلع
۱۔ جے۔ وی ٹرینڈ ۔۔ (عورت) | ملتان میں کام کرنے کیلئے

تنخواہ وغیرہ کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہو سکتا ہے معہ نقول اسناد مندرجہ ذیل پتہ پر آنی چاہئیں۔

کرنل جارلس۔ ایچ۔ بوہ ٹُن نوبل کوارٹر کلکٹ فنڈ
فیروزپور روڈ۔ لاہور

ضرورت۔ ایک ہندوستانی میٹرک اور ٹرینڈ معلم کی مشن گرلز ہائی سکول کے لئے جولائی میں ضرورت ہے درخواست اور سرٹیفکیٹس دفتر نور افشاں کے پتہ پر ارسال کریں۔

بہت جلد ضرورت ہے ۱۲/

ڈفرن ہسپتال کوئٹہ کے لئے پورے طور پر ٹرینڈ نرس کی ضرورت ہے۔ تنخواہ ۷۵ روپیہ ماہوار اور ایک ریس ٹرینڈ کمپونڈر کی ضرورت ہے جو کلوروفارم دے سکے ٹھیکہ داری ٹرینڈ کر دیے جاوینگے تنخواہ ۵۰ روپیہ ماہوار چھوٹے بچے نہ ہوں۔ درخواستیں معہ نقول اسناد مندرجہ ذیل پر جلد بھیجیں۔

لیڈی ڈاکٹر ڈفرن ہسپتال۔ کوئٹہ

اشتہار: ڈاکٹر ... صاحب ایل۔ ڈی۔ ایس ڈینٹل سرجن بیت ڈینٹل سرجن ... دی گورنر آف ... دانت بنانے اور ... ہر قسم کی ... مسیحیوں سے خاص رعایت کی جاتی ہے جن اصحاب کو ان کی خدمات کی ضرورت ہو تشریف لاویں ... تشریف لانے سے پیشتر بذریعہ خط وکتابت اپنا وقت مقرر کر لیں

ینگ کرسچن ہائی سکول لدھیانہ

یہ بورڈنگ سکول مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصہ دراز سے جاری ہے جس نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کر دی ہیں اور چند خواتین اس کی مددگار ہیں۔ اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے۔

تعلیم خرچ خوراک وغیرہ لوئر پرائمری سے ہائی تک ساٹھ روپیہ کلاس فیس سالانہ خرچ کے متفرق ہے۔ متفرق اخراجات علیحدہ ہوں گے فی طالب علم۔ کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اس کے علاوہ ہے۔

نئے انتظام کے مطابق چالیس فیصدی غیر مسیحی بھی داخل ہو سکتے ہیں۔

اس سکول میں تعلیم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے جس کے علاوہ جو کثیر ۵ سے ۱۵ تک ... سے ... کمال سکتا ہے

مزید حالات پرنسپل ہیڈ ماسٹر صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

جگجیت بردوڈ انجینیرنگ کالج امرتسر ۱۲/

یہ کالج دس برس سے جاری ہے سینکڑوں پاس شدہ طلباء بڑے بڑے انجینیرنگ ڈیپارٹمنٹ میں ملازم ہیں گورنمنٹ کے محکمہ ... کے انجینیروں نے یہاں کی تعلیم ... کی تعریف ذاکر طلباء کو ملازمت کیلئے نہایت موزوں قرار دیا ہے علاوہ ... اوور سیئر ... انجینیر ... ہیں ... نادار طلباء تعلیم پا رہے ہیں ... سے ... پرنسپل کی ... کمروں میں جگہ ... سو روپے کی نگرانی کی گئی ہے ... کے متعلق ... طلباء ... کیا جاتا ہے ... کالج کی روزافزوں ترقی کا اندازہ ملازم شدہ طلباء کی فہرست ... کے سرٹیفکیٹ سے ہو سکتا ہے جو پراسپیکٹس کے ساتھ مفت بھیجے جاتے ہیں۔ پرنسپل

مقبول عام مطبوعات

خداوند یسوع مسیح کی زندگی کا احوال	میکناٹی	۳/
خلاصہ تعلیم عیسوی	ای۔ پی۔ نیوٹن	۳پائی
لوگ مسیح کو کیوں نہیں قبول کرتے	سپرجن	۶پائی
لیکچر بر معجزات بائبل	ڈپٹی آتھم	۳پائی
میں کون ہوں؟	ڈاکٹر عماد الدین	۹پائی
مجموعہ غزلیات	نامعلوم	۳پائی
مسیح کے جی اٹھنے کا تواریخی اور معجزانہ ثبوت	سیکلین	۶پائی
مسیح کی شہادت اپنے حق میں		۳پائی
مسیح کی زندگی اور تعلیمات چند سبق	ای۔ پی۔ نیوٹن	۲/
مسیحی کا سفر (پلگرمس پراگرس)	بنین	۲/
مسیحی مذہب کی صداقت	بی۔ بی۔ سانے	۳پائی
مسیحیت وسائنس	برکت اللہ	۲/
مذہب اور حقیقت	سادھو سندر سنگھ	۳/
محبت الٰہی	ڈرمنڈ	۲/
منتخب بائبل (دعائیں)		۱/
موسیٰ کی حکایت (باتصویر)		۱/
مقدمہ امین اور ملتے ملاقات وقیامت المسیح	ڈپٹی آتھم	۳پائی
نجات کس طرح ملتی ہے؟	سپرجن	۶پائی
نصیحت روحانی	جانسن	۶پائی
نیا آسمان (کہانی)	مس ہیرنگ	۳پائی
پیشینگوئیاں مسیح کے حق میں	محمد حنیف	۳پائی
راہ زندگی (ٹریکٹ)		۲۰ عدد ۱/

۵۰ عدد ۱۰ اور ایکصد ایکروپیہ

ماشتیانہ دشتر یکا انجام کیاب ۳پائی

سکرٹری پنجاب رلیجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور